38162-کیا مرد اور عورت کی نماز میں سجدہ کی ہیئت میں کوئی فرق ہے ؟

سوال

کیا مرد و عورت کے سجدہ میں کوئی فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

بعض علماء کرام نے مرد اور عورت کی ہیئت نماز میں فرق کیا ہے، اور اس کی کئی ایک دلیلیں دی ہیں، لیکن یہ سب دلائل ضعیف ہیں ان سے استدلال کرنا صحیح نہیں.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (9276) کے جواب کا مطالعہ کریں، لیکن اس مسئلہ میں صحیح یہ ہے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں.

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی فقہاء اس قول کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں :

فقہاء کا قول ہے " عورت کشادہ نہ ہو بلکہ اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں پر اور اپنی رانیں اپنی پنڈلیوں کے ساتھ لگائے رکھے... کیونکہ عورت کے لیے ستر لازمی ہے، اور اس کے لیے اپنا آپ سمیٹ کر رکھنا کشادہ ہونے سے زیادہ ستر کا باعث ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اس کا جواب کئی ایک وجوہات کی بنا پر ہے :

اول :

یہ علت ان عمومی نصوص کے مقابلہ میں نہیں آ سکتی جن نصوص میں ہے کہ عورت احکام میں مرد کی طرح ہے، اور خاص کر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

کیونکہ یہ خطاب سب مردوں اور عورتوں کو عام ہے.

دوم :

یہ اس وقت ٹوٹ جاتا ہے کہ اگر وہ اکیلی نماز ادا کرے، اور غالب طور پر عورت کے لیے مشروع بھی یہی ہے کہ وہ اکیلی اور اپنے گھر میں مردوں کی غیر موجودگی میں نماز ادا کرے، تو اس وقت اسے اپنا آپ سمیٹنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں کیونکہ مرد تو موجود ہی نہیں.

سوم :

آپ یہ کہتے ہیں کہ وہ رفع الیدین کرے گی، اور رفع الیدین کرنا تو کشادہ اور کھل کر نماز ادا کرنے سے زیادہ انکشاف ہے، اور اس کے باوجود آپ یہ کہتے ہیں کہ عورت کے لیے رفع الیدین کرنا سنت ہے، کیونکہ اصل میں عورت احکام میں مردوں کے برابر ہے.

راجح قول یہ ہے کہ :

عورت بھی ہر چیز میں اسی طرح کرے گی جس طرح مرد کرتا ہے، چنانچہ وہ رفع الیدین بھی کرے گی اور کشادہ اور کھل کر نماز ادا کرے، اور رکوع کی حالت میں اپنی کمر کو پھیلا کر سیدھا کرے گی، اور سجدہ کی حالت میں اپنا پیٹ رانوں سے اٹھا کر رکھے، اور اپنی رانیں پنڈلیوں سے دور رکھے گی... اور دونوں سجدوں کے مابین اور پہلی تشہد اور ایک تشہد والی نماز میں پاؤں بچھا کر بیٹھے گی، اور دو تشہد والی تین اور چار رکعتی نماز کی آخری تشہد میں تورک کر کے بیٹھے گی.

چنانچہ ان اشیاء میں سے عورت کے لیے کچھ بھی مستثنی نہیں ہے "

دیکھیں : الشرح الممتع (3/303-304).

اور شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی " صفۃ الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم " کے آخر میں لکھتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقہ میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس میں مرد اور عورت برابر ہیں، سنت نبویہ میں کوئی بھی دلیل نہیں ملتی جو یہ تقاضا کرتی ہو کہ اس میں سے کچھ اشیاء میں عورتیں مستثنی ہیں بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان :

" تم نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

عورتوں کو بھی شامل ہے. "

دیکھیں : صفۃ الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر (189).

اور اگر فرض بھی کر لیں کہ عورت کسی ایسی جگہ نماز ادا کرے جہاں ہو سکتا ہے اسے مرد دیکھ رہے ہوں مثلا حرم مکی، یا پھر اگر ضرورت پڑے تو کسی پارک وغیرہ میں تو عورت کو ہر اس چیز سے بچنا ہو گا جو بے پردگی کا باعث بنے، اور اس حالت میں وہ احتیاط کرتے ہوئے عادت والے افعال نہیں کرے گی.

واللہ اعلم.